جوانسال بگٹی کے کلام میں مذکور اسلامی تعلیمات کا تجزیاتی مطالعہ اور اثرات

An analysis of Islamic teachingis in Jawansal Bugti poetry and its impacts

محمد انور بگٹی*

پروفیسر ڈاکٹر عبدالعلی اچکزئی

ABSTRACT:

Balochi language is the language of poor people of the rich land. Balochi literature has its own beauty like many other literatures of the world. It has diffused its fragrances in the heart of people who were living in the huts. Baluchistan is highly known as a well-off area and the almighty Allah has blessed the region with several natural resources. Apart from this, well known poets have also been gifted to this land by almighty Allah. However, a poet in later nineteenth century from Dera bugti, put his foot steps on this land, he is highly known as one of the greatest Baloch poet whose name is Jawansal Bugti He was purely religious unmatched poet and master of spiritual lines Islam is very simple and easy to be practiced by everyone either educated or under called in this article Jawansal Bugti religious poetry effects on society. The study was survey based,results and findings suggest that the religious poetry has affects a society for Islamic teachings.

Key words: Balochi language, Jawansal Bugti, unmatched poet, survey based.

دین اسلام، دین فطرت اور کامل نظام حیات ہے جو عالمگیر اصولوں سے مزین ہے، اسلام بلا امتیاز نسل ورنگ تمام انسانیت کی بہتری، سلامتی فلاح اور امن کا پیامبر ہے، دین اسلام نہ صرف دنیا کا بڑا مذہب ہے بلکہ ہمارے ملک پاکستان میں 97 فیصد مسلمان رہتے ہیں۔ اس لحاظ سے دینی ادب وشاعری ہم سب کا مشترکہ کا ادبی اثاثہ ہے، دور حاضر میں اکثر شاعروں کا کلام مجازی عشق وعاشقی پر مبنی اشعار میں ملتا ہے۔ جبکہ ایسے شاعروں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے جنہوں نے اپنی شاعری کو اسلام کی اشاعت اور دین کی خدمت کے لیے استعمال کیا ہے۔ پاکستان کی تمام زبانوں کے شاعری کے ساتھ ساتھ بلوچی زبان میں بھی دینی شاعری موجود ہے، دینی شاعری کے ذریعے اسلام کی حقانیت کو پیش کرنے کی ضرورت آج جتنی ہے شاید پہلے کبھی نہ تھی، بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا 44 فیصد ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے جن علاقوں میں بلوچی سمجھی اور بولی جاتی ہے وہ نہایت ہی وسیع علاقہ ہے اس مضمون میں اس امر کا جائزہ لینے کوشش کی گئی ہے کہ مذہبی شاعری نے اَن پڑھ، توہم پرست اور شرک زدہ معاشرے میں اسلام اور دین کی حقانیت کو کس طرح اجاگر کیا۔ اور دین سے دور تہذیب وتمدن سے تہی دامن اور علم سے ناواقف پہاڑوں اور صحراؤں میں رہنے والے بلوچ قبائل کو دین اسلام کی حقیقی روح کا اللہ رب العزت اور رسول ﷺ کی سچی محبت سے کیسے روشناس کرایا؟ لہٰذا آج بھی مذہبی شعراء کی سدا بہار شاعری اصلاحی معاشرہ کیلئے لازوال تاثیر رکھتی ہے۔ ان شاعروں میں ایک اہم نام جوانسال بگٹیؒ کا

*Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta.
Email: jamil3333@gmail.com
Professor, Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta.

ہے۔اس مضمون میں اسی کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔

جوانسالؒ بگٹی کا تعارف:

گلدستہ حیات بے شمار گل ولالہ سے مرتبع ایک حسین و جمیل، دلکش تصویر اور خوب صورت منظر کا آئینہ دار ہے۔اس کے رنگ دار اور مہکتے پھولوں میں سے کچھ کی رنگ و نگہت اس قدر دلفریب اور پر کشش ہوتی ہے کہ وہ آئینہ دل پر ایک نقش دوام چھوڑ جاتے ہیں۔ایسے ہی ایک پھول کی مثال کوہ سُلیمان کے باغ میں بلوچ قوم کے ایک نخل پر بہار بگٹی کی شاخ ہجوانی پر لگے گل سر سبز جونسالؒ بگٹی کی دی جاسکتی ہے ۔جس نے صفحہ ہستی پر اپنے دلآویز کلام کے ذریعے دور دور تک اخلاقی خوشبواور ندرت کی رنگینیاں بکھیر کر لوگوں کے دلوں پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔[1]

آپؒ بلوچی زبان کے ایک پُر فکر اور قادر الکلام سخنور، حسین قدروں کے دلدادہ اور درس اخلاق کے ایک معروف معلم تھے جنہوں نے 1885ء بمقام گاؤں کھٹن (تحصیل سوئی ضلع ڈیرہ بگٹی) اس جہاں رنگ و بو میں آنکھ کھولی[2]۔ آپؒ روایتی تعلیم سے بے بہرہ تھے تاہم اسلام کے مبلغ اور سماجی زندگی سے باخبر مصلح کے طور پر اُن کے کلام میں اوصاف اخلاق کو موضوع بنایا گیا ہے۔اخلاقی شاعری تصوف کے قریب تر ہے[3]۔پیشے کے لحاظ سے آپ گلہ بان تھے ساری زندگی بھیڑ بکریاں چراتے رہے[4]۔جوانسالؒ شاعری کو مبلغانہ انداز میں بیان کرتے ہیں۔جس میں اخلاق عبادت وریاضت، علم وحکمت اور معاشرت کے ہر پہلو بیان کئے گئے۔آپؒ حقیقت میں ایک دین شناس شاعر تھے اور اُن کی بلوچی شاعری صحیح معنوں میں اسلامی تصور کی آئینہ دار ہے جس میں ہر پہلو کو نمایاں انداز میں بیاں کیا گیا ہے ہم واضح الفاظ میں کہہ سکتے ہیں کہ بلوچی کے شاعروں میں جوانسالؒ بگٹی اولین صوفی شاعر ہے۔اس نوعیت کا صوفیانہ کلام کسی بھی شاعر نے پیش نہیں کیا[5]۔جوانسالؒ راہروان منزل کیلئے ایک "بانگ درا" جیسا نغمہ الاپتے ہوئے زندگی کے اس سفر پُر شور میں 1965ء میں بالآخر خالق حقیقی سے جاملے۔وہ خود اس وقت کھٹن کے شہر خموشاں میں راحت گزیں ہیں لیکن اپنی نظموں میں ہمارے لئے ارتعاش تخیل گرمی احساس اور فکر فطین جیسا سما چھوڑ گئے۔[6]

کبھی رحمٰن کی باتیں، کبھی قرآن کی باتیں
کبھی اشعار میں دین متیں کی بات کرتے ہیں
کبھی اشعار میں اُن کے تراجم ہیں حدیثوں کے
کبھی وہ صادق الوعد وامینؐ کی بات کرتے ہیں[7]

شاعری کی نوعیت: جوانسالؒ قرآن پاک کے احکامات اور حدیث مبارک پر عمل کا درس اپنے اشعار کے ذریعے دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اس انداز میں بیان کرتے ہیں:

ہڑ دو جہاںء خدا بادشاہ ہیں دان عرش کُرشاں تھی یہ نگائیں
چھیار کنڈ چھراں خدائی ستائیں تھئی قذ تانی کھیارا سائیں
جائےء گنداں نہ آف دریائیں جائے گنداں جبل آں مزائیں

جاہے گنداں ڈغارں صفائیں   حیوان چھروں چھراں دادلائیں
یہ یلک لافا ھزاریں لقائیں   وختےء گنداں تہ گرمیء تائیں
وختےء گنداں تہ ساڑ تھیں ہوائیں   وختےء گنداں جڑاں بادلائیں
وختےء گنداں تہ گرندءٹھکائیں   ساڑ تھیں پھڑی رشاں بے بہائیں
گواراں ہموذ کہ خُدائی رضائیں   روشے ہماں موت کھئےلاطمائیں
ہوکاء ہلی کہ جوانسالؔ کجائیں   دفا کلموء بیار کہ پھڑتہ نفائیں[8]

ترجمہ: وہی دونوں عالم کا ایک حکمراں ہے، زمیں آسماں جس کے زیر کماں ہے۔ ازل سے ہے اُس کا ثناخواں زماں، عجب اس کی صنعت عجب کارخانہ۔ یہ اس کی ہی صنعت کے منظر ہیں سارے، یہ کہسار اُونچے یہ دریا کنارے۔ کہیں دشت وصحرا میں پھرتے درندے، کہیں ہیں مویشی کہیں ہیں پرندے۔ کہیں گرمیاں ہیں کہیں سخت سردی، رخ مہر پر بادلوں سے ہے گردی۔ کہیں سے جو بادل اُمڈ کر ہیں آتے، جہاں چاہے رب یہ ہیں پانی بہاتے۔ جہاں سے ہے سب نے گزرنا ضروری ہے، جینا ضروری تو مرنا ضروری۔ جوانسالؔ کی یہ نصیحت سُنو تم بھلا ہے اِسی میں کلمہ پڑھو تم۔

آپؒ کے مذکورہ بالا اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ان اشعار میں اللہ پاک کی صفت خلاقیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ زمین و آسمان، پہاڑ وصحرا، جنگل و بیاباں، اور ان میں رہنے والے چرند و پرند، موسموں کا بدلنا، دریاؤں و ندیوں کا بہنا، سب اُسی ذات کے حکم اور ارادہ سے ہے۔ جب انسان اس جہاں میں جی رہے ہیں تو مرنا بھی ضروری ہے۔ لہٰذا جوانسال بگٹیؒ کی نصیحت یہ ہے کہ کلام کے مطابق ہر انسان زندگی گزارے۔

آپؒ کے اشعار بہت سادہ ہیں لیکن اس سادگی میں بڑی فن پُرکاریاں ہیں اُن کے اشعار کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے جوان نسل میں ایک ولولہ اور جذبہ نو بیدار کیا۔ یہ نسل ان اشعار کی روشنی میں اپنی کردار سازی کر سکیں اور عمل کا پیکر اور ایک اچھے مسلمان بن کر ابھریں وہ کہتا ہے:

چکریں حرصانء کھنءِ بندا   مال پرائی ایں بستءمس تھندا
اُجڑ وکھیڑی آں محنن پندھا   چکھرء نندءِ مس ہے ہندء
آتکہ شیطان کھتہ پہ اندء   باز اژ شہیاں کَشتہ اے گندا
تھ میا یا شئے ڈائنڑیں چندرء   وحذ بُھراشئے ژہ گرڑدنءسندء
دیمءسیاہیں گوں ڈائنڑیں رنگء   آدمء اولء داشئے جنگء
لانکھے پھر ینتھ کھیندریں ننگا   دُسریں سہہ مارے تھراڈنگا
باز در کھینتءِ اژوھدی دنگء   نیم شرابی ونیم واڑتھ بھنگء

اے بلہہ زیر گندغیں پاراں | نیم پر دُزیء طمع داراں
نیم زنائی او لیکھوء گاراں | آخرءشیطان گڑدنءزواریں
دوزخی آنی کُلء سرداریں | شئےبرائیں تھو پڑتھ آندھاریں[9]

منظوم ترجمہ:

نہ کر حرص و ہوس بھائی کہ لالچ آڑ ہے پھندا | پرائی زر زمیں پر ہے نظر شیطان کا دھندا
یہ شیطان پڑ گیا پیچھے اسے للکار کر کہنا | تری گردن سدا ٹوٹے نہ ہو اس میں کوئی گہنا
لڑی تھی تو نے اپنی جنگ میرے جد امجد سے | پرے ہٹ میرے دشمن، میں ہوں واقف تیری آمد سے
یہ خواہش ہے خدا ڈالے اندھیرے چاہ میں تجھ کو | رہے ذلت میں تو دائم نہ تو بھٹکا سکے مجھ کو
رہے حسرت زدہ تو اور تیرا جسم ہو ننگا | تجھے مار سیاہ کاٹے نہ ہوگا پھر کبھی دنگا
مگر کچھ لوگ ہیں ایسے، جو پوجا تیری کرتے ہیں | شراب و بھنگ پیتے ہیں سدا دم تیرا بھرتے ہیں
تو حارص، چور، ڈاکو اہل دنیا کو بناتا ہے | چلا کر عشق کا چکر زنا ان سے کراتا ہے
ترے دھوکے میں آکر ہم نے دین اپنا گنوایا ہے | تو جائے بھاڑ میں تیرے لئے سب کچھ لُٹایا ہے
ہمیں بھی اس میں لے جائے گا تو دوزخ ایندھن ہے | ترا جو دوست ہے وہ درحقیقت اپنا دشمن ہے

اشعار کا خلاصہ:

ان اشعار میں جونسال بگٹیؒ نفس وشیطان کے پھندوں سے انسانیت کو خبر دار کر رہے ہیں اور معاشرتی برائیوں سے بچنے کی تلقین کر رہے ہیں کہ نفس اور شیطان انسان کے ازلی دشمن ہیں اور ان سے بچ کر ہی انسان کو کومیابی مل سکتی ہے۔اور معاشرتی برائیوں حرص ولالچ ،شراب وزناوغیرہ سے بچ کر ہی اپنی دین کو کامیابی سے ہمکنار کیا جاسکتا ہے۔شیطان ونفس انسان کو ان معاشرتی برائیوں میں مبتلا کرکے جہنم کے ایندھن بنانے کے چکر میں ہیں۔شیطان کا دوست درحقیقت اپنا دشمن ہے۔

آپؒ کی شاعری کا ایک زمانہ معترف ہے،نعت کے میدان میں کوئی بلوچ شاعر ان کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے اطاعت وحب رسول ﷺ میں ان کا ایک نعتیہ شعر یوں ہے:

محمدؐ بیا رسول اللہ شفاعت بی پرے کُلا | سرے معراج تھئی تختیں ہمے مئے اُمتءِ بخشیں
بیا کہ آخری وختیں ہموذا روش داتا | یا محمدؐ مصطفیٰ بیا یا کھناثیں چادرءِ سایا
وھذی پوشیدہ غیں جُھلا ہمختر مس دِلء سئی آں | محمدؐ اُمتی تھئی آں گناہ گاراں دے تھی کئی آں
کھتوری وایس تھئی گُلا محمدؐ مئے نگاہ بانیں | جہاں گند ومزاں شانیں قدیمی دُرءُ دیوانیں
بیاماں بارغیں پُلادلء گوشتہ ناں مختی چڑیتے سنتے بختی | نمازء کھوشتوں پنج وختی صفایں موئیں بیت اللہ

گوشی جوانسالؒ مستانہ ہزاریں عیباں مئے جانہ الٰہی رکھ مئے ایمانہ خدا بیای تھرا اللہ[10]

منظوم ترجمہ:

محمدؐ ہمارے رسول خدا ہیں وہ سردار ہیں شافع دوسرا ہیں
نشانی ہے عظمت کی معراج اُن کی وہ خلقت کی الفت میں سب سے جد اہیں
پڑے گی جو محشر میں شدت کی گرمی وہاں نفسی نفسی کریں انبیاء ہیں
ملے گا مگر سایہ اُس امتی کو جو دین محمدؐ پر ہوتے فدا ہیں
خدا نے بنایا انہیں دین کا والی کہ ہے جن کی خیرالوریٰ شان عالی
نگہبان وہ عاصیوں کے رہیں گے گلستان اسلام کے ہیں جو والی
ہے منزل پرے اور مشکل ہے رستہ سر دوش ہوگا گناہوں کا بستہ
کھٹن پل پہ محمدؐ سہارا بنیں گے پڑے گا سفر یہ گراں ہم کو سستہ
تو مسجد میں جس وقت صف میں کھڑا ہو تو سنت نبیؐ کی ہمیشہ ادا ہو
سمجھ سامنے تیرے ہے کعبۃ اللہ تصور میں تیرے قضا ہو فنا ہو
بھری ہے گناہوں سے جھولی ہماری گئی شیطنت میں گزر عمر ساری
عطا ہم کو ایمان کا ہو خزانہ جوانسالؒ کی ہو مؤثر یہ زاری

اشعار کا خلاصہ:

آپؒ حضورﷺ کے شان مبارک کو بیان کررہے ہیں، دنیا اور آخرت کی کامیابیوں کا زینہ آپؐ کے مبارک طریقوں میں بتارہے ہیں۔ قیامت کے دن کے مشکلات اور پریشانیوں کا حل آپؐ کے مبارک اور نورانی طریقے ہیں، اللہ رب العزت نے آپؐ کو دین کا والی بنایا ہے اور گناہ گاروں کیلئے مغفرت کا ذریعہ بھی، جوانسالؒ کی اللہ پاک کے سامنے یہ آہ وزاری ہے کہ گناہوں سے لدے ہوئے ہیں ہمیں ایمان عطا کر اور ایمان کے ساتھ موت دے۔

بلوچی نعت میں شاعر کہتا ہے:

محمدؐ تھی سرا راضی خدائیں محمدؐ اُمتی ءَ رہنمائیں
محمدؐ رحمت مہرءِ دریاں محمدؐ درد دو روخی دوائیں
محمدؐ تھی سرا سرتاج سائیں محمدؐ ما گنہگاروں مزائیں
محمدؐ مار تھی حیلءُ طمائیں محمدؐ بیا ہماں روش راتائیں
محمدؐ بیا کہ قاضی و خدائیں محمدؐ بیا مئے کلءَ نگائیں

محمدؐ اُمتءِ جانءَ بچائیں محمدؐ دیدغانی روشائیں
محمدؐ ظاہریں نور الھدائیں محمدؐ روش ایں شمسء شعائیں[11]

منظوم ترجمہ:

محمدؐ تجھ پر راضی خدا ہے محمدؐ اُمت کا رہنما ہے
محمدؐ رحمت ومحبت کا دیدار ہے محمدؐ ہر بیمار کے درد کی دوا ہے
محمدؐ پہ خدا کا سایہ فگن ہے محمدؐ یہ اُمت گناہوں میں ڈوبہ ہوہے
محمدؐ تیرا ہی طمع و آسرا ہے محمدؐ قیامت کے دن کا آسرا ہے
محمدؐ پر (اُس دن) پراُمتی کی نگاہ ہے محمدؐ آو کہ قاضی خود خدا ہے
محمدؐ تجھ پرہم سب کی نگاہ ہے محمدؐ اُمت کی جان کو بچانا ہے
محمدؐ آنکھوں کی روشنی ہے محمدؐ سورج کی کرن ہے

اشعار کا خلاصہ:

محمدﷺ سے اللہ پاک راضی ہوئے کہ ساری اُمت کا رہنما بنادیا آپؐ رحمت و محبت کے دریا ہیں۔ آپؐ قیامت کے دن شفاعت کرنے والے ہیں جس دن رب کائنات خود قاضی ہونگے۔ اُس دن بے آسروں کا آسرا، آنکھوں کی روشنی اور سورج کی کرن آپؐ ہی ہونگے۔

خلاصہ بحث:

شاعری ہر زبان کی پہچان ہے شاعر عموماً سچ بولنے والا، معاشرے کانڈر سپاہی اور روشن خیال رہنما ہوتا ہے وہ اپنے معاشرت اور اپنے ماحول کے تجزیے کا کامیاب تجزیہ نگار ہوتا ہے، وہ سچائی کو ہدف بنا کر اپنی بات کہنے سے گریز نہیں کرتا ہمیشہ سے یہ خیال کیا جاتا رہا ہے بلوچی میں رزمیہ اور عشقیہ شاعری ہی ہوتی رہی ہے لیکن بلوچ قوم کے فصیح زبان میں شاعری کرنے والے شعراء نے دینی شاعری میں کوئی بھی کسر نہ اٹھا رکھی ہے۔ جوانسال بگٹیؒ کے کلام کے ذریعے بلوچ معاشرے میں عوام کی زندگیوں پر دینی لحاظ سے کافی اثر ہوا، اور اُن کے اخلاق بہتر ہوئے ۔بلوچی زبان وادب پر دینی شاعری کے اثرات آج بھی موجود ہیں اور لوگوں کی عمومی زندگی میں مذہبی رجحانات دیکھے جاسکتے ہیں۔ جوانسال بگٹیؒ کی مذہبی شاعری اتنی ہر دلعزیز اور پُراثر ہے کہ علماء نے مساجد میں بطور خطبات آپؒ کے اشعار پڑھنا شروع کیئے، مذہبی اقدار اطاعت والدین ،اخلاقیات کی تعلیمات سے لوگوں کی تربیت ہوئی، علماء نے ان کے اشعار ازبر کر کے معاشرے کی اصلاح کی اور کر رہے ہیں اور لوگوں کو حق کی دعوت پہنچارہے ہیں اور یہ سلسلہ نہ ختم ہونے والا ہے ان کے دینی اشعار ہمیشہ سے بلوچی زبان سمجھنے والوں کے کانوں میں پڑتے ہی ان کے ایمان تازہ کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ توہم پرستی، ستاروں کے چال، درندوں کی آوازیں اور قبیح رسومات کی بیخ کنی میں اِن کے اشعار حد درجہ تاثیر رکھتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اِن کی شاعری اور زندگی کا دقیق مطالعہ کیا جائے اور ان کی دینی شاعری کو تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ جدید دنیا کو معلوم ہوسکے کہ بلوچ دینی شاعر کی شاعری تصوف، عشق الٰہی وحب رسولﷺ اور اخلاقیات میں کسی بھی زبان کی

شاعری کا مقابلہ کر سکتی ہے دور حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مذہبی شاعری آج بھی ضروری ہے، بلوچی معاشرے میں بے دینی اور جہالت کو ختم کرنے کی کوشش انہوں نے شاعری کے ذریعے کی تاکہ ترویج دین میں آپ بھی سعادت مند ہو سکیں۔

حوالہ جات

[1] دہقانی، نور محمد، جوانسال، گوشہ ادب، کوئٹہ، 2011، ص21

[2] ایضاً، ص22

[3] سوہدروی، کمران اعظم، بلوچستان کے بلوچی شعراء، سٹی بک پوئنٹ، کراچی، 2011ء، ص23

[4] دہقانی، نور محمد، جوانسال، گوشہ ادب، کوئٹہ، 2011، ص27

[5] سوہدروی، کمران اعظم، بلوچستان کے بلوچی شعراء، سٹی بک پوئنٹ، کراچی، 2011ء، ص26

[6] غور عبد الرحمٰن، نغمہ کوہسار، بلوچی اکیڈمی، کوئٹہ، 1968ء، ص225

[7] بزدار غلام قادر، شعرائے کوہ سلیمان، بزدار بلوچ، پبلی کیشنز، تونسہ شریف، 1996، ص29

[8] دہقانی، نور محمد، جوانسال، گوشہ ادب، کوئٹہ، 2011، ص29

[9] ایضاً، ص131

[10] ایضاً، ص144

[11] ایضاً، ص75-76